السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص بیمار تھا اور وہ رمضان میں روزے نہیں رکھ سکا، اللہ تعالیٰ نے اسے صحت عطا فرمائی لیکن وہ روزے نہیں رکھ سکا، حتیٰ کہ دوسرا رمضان شروع ہوگیا، اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ ۖ وَمَن كانَ مَريضًا أَو عَلىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ [1]

''تم میں سے جو کوئی اس مہینہ میں موجود ہو، اسے چاہیے کہ وہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں ان کا شمار کرے۔''

وہ شخص جس نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزے ترک کیے تھے، اس کے لیے ضروری تھا کہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دوسرے رمضان سے پہلے پہلے قضاء شدہ روزوں کو رکھ لیتا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: رمضان کے روزے میرے ذمے ہوتے تھے تو میں ان کی قضاء کرنے کی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں اس کی استطاعت نہ رکھتی تھی۔[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان اور عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے قضاء کے روزے رکھ لینا ضروری ہیں، اگر کوئی انہیں دوسرے رمضان تک مؤخر کر دے تو اس سے قضاء شدہ روزے ساقط نہیں ہوں گے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور توبہ استغفار کرے اور اپنے اس فعل پر شرمسار ہو اور رمضان کے بعد اپنے چھوڑے ہوئے روزوں کو ضرور رکھے، چھوڑے ہوئے روزوں کا رکھنا ضروری ہے خواہ وہ دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرة: ۱۸۵/۲۔

[2] صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۵۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:243

محدث فتویٰ